حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۱

طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 0303265981
قیمت	:	۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱-۶۳۲۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳-۲۱۲۷۹۳۲

ابوالفضل کی مدد

اصحاب حسین کا ایک گروہ جس میں عمرو بن خالد صیداوی، ان کا غلام سعد، جابر بن حارث سلمانی اور مجمع بن عبداللہ عائذی تھے، شدت سے لشکر یزید پر حملہ آور ہوا اور لڑتے لڑتے قلب لشکر تک پہنچ گیا۔ اس گروہ کو فوجوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا اور ان کا رابطہ فوج حسینی سے منقطع ہو گیا۔ امام حسین علیہ السلام نے ان کی مدد کے لئے حضرت ابوالفضل کو بھیجا۔ ابوالفضل تشریف لے گئے اور اکیلے انہیں نرغۂ اعداء سے نکال لائے لیکن یہ لوگ شدید زخمی ہو چکے تھے اور دشمن کے حملوں کی زد میں بھی تھے لہٰذا وہ دشمنوں سے لڑ کر شہید ہو گئے (۱)۔ اسی طرح عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن عروہ غفاری بھی میدان جنگ میں گئے اور لڑ کر شہید ہوئے (۲)۔ مقرم نے ان دونوں بھائیوں کی جنگ سیف و مالک کی جنگ سے پہلے تحریر کی ہے۔

استغاثہ

بعض مقتل نگاروں کے مطابق جب امام حسین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کے لاشے پڑے ہوئے دیکھے تو ریش مبارک کو ہاتھ میں لے کر چند جملے ارشاد فرمائے جن میں یہود و نصاریٰ اور مجوس پر خدا کے غضب کو بیان کیا (جسے ہم ایک خطبہ کے ذیل میں نقل کر آئے ہیں) اس کے بعد آپ نے صدائے استغاثہ بلند فرمائی ﴿اما من مغیث یغیثنا اما من ذابّ یذبّ عن حرم رسول اللّٰہ﴾ کیا کوئی ہماری فریاد رسی کرنے والا ہے؟ کیا کوئی دشمن کو حرمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دفع کرنے والا ہے۔ اس آواز پر اہلحرم میں سخت گریہ و بکا ہوا۔ اور فوج یزید کے دو سپاہی سعد بن حارث اور اس کا بھائی ابوالحتوف نصرت امام کے لئے فوجِ یزید سے جنگ کر کے شہید ہوئے۔ (۳)

نصف النہار

طبری کے مطابق نصف النہار تک شدید جنگ ہوتی رہی۔ ایسی جنگ چشمِ فلک نے

۱۔ تاریخ طبری ج ۴ ص ۳۴۰، مقتل مقرم ص ۲۳۹

۲۔ مقتلِ مقرم ص ۲۳۹

۳۔ مقتلِ مقرم ص ۲۳۹

نہ دیکھی تھی۔ چونکہ اصحاب حسین کے خیمہ ایک دوسرے کے قریب اور ساتھ ساتھ تھے۔اس لئے یزید کالشکران پر صرف ایک ہی طرف سے حملہ کرسکتا تھا۔اسے دیکھ کرابن سعد نے ان خیموں کو گرانے کے لئے کچھ لوگ بھیجے۔اس پراصحاب حسین نے تین تین چار چار کی ٹکڑیوں میں ابن سعد کے فوجیوں کو مارنا شروع کیا۔یہ دیکھ کر ابنِ سعد نے حکم دیا کہ خیموں میں جاؤ بلکہ ان میں آگ لگا دو۔اس پر امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا﴿دعوهم فليحر قوها فانهم لو قد حرقو ها لم يستطيعوا أن يجوزوا اليكم منها﴾ انھیں خیمے جلانے دو اس لئے کہ اگرانھوں نے جلا دیا تو وہ اُن خیموں سے گزر کرنہیں آسکتے۔راوی کہتا ہے کہ جیسا امام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔(۱)

آتش زنی

ابن کثیر کا بیان ہے کہ عمر بن سعد نے ان خیموں کو اکھاڑ پھینکنے کا حکم دیدیا جوحملہ کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔ادھر اصحاب حسین رضی اللہ عنہ نے خیمے اکھاڑنے والوں کو تہہ تیغ کرنا شروع کردیا۔اس پرابن سعد نے خیمے جلا ڈالنے کا حکم دیدیا۔حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چھوڑ و انہیں خیمے جلانے دو۔اب یہ اس طرف سے حملہ نہیں کرسکتے۔پھر شمر بن ذی الجوشن، خدا اس کا برا کرے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خیمے کے پاس آیا اوراس پر نیزہ مار کر کہا کہ آگ لے آؤ۔میں اس خیمے کو جلا کراس کے مکینوں سمیت خاکستر کردوں گا۔اس پرعورتیں چیخ اٹھیں اور خیمہ سے باہر نکل آئیں۔حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی تجھ کو آگ میں جھونکے۔شبث بن ربعی شمر کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے تیرے اس قول اور تیرے اس فعل اور تیرے اس موقف سے قبیح تر معاملہ کبھی نہیں دیکھا۔کیا تو عورتوں پر رعب ڈالتا ہے؟ اس پر اسے شرم آئی اور واپس جانے کا ارادہ کرلیا۔اس کے بعد ابن کثیر نے حُمید بن مسلم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے شمر سے کہا کہ سبحان اللہ تجھے یہ حرکت زیب نہیں دیتی کیا تو اپنے آپ پر دوگونہ عذاب سمیٹنا چاہتا ہے؟ ایک آگ سے جلانے کا اور دوسرا عورتوں اور بچوں کو جلانے کا۔خدا کی قسم صرف مردوں کو قتل کرنے سے بھی تیرا امیر تجھ سے راضی ہوجائے گا۔حمید بن مسلم سے شمر نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو میں نے کہا میں یہ نہ بتاؤں گا۔

۱۔ تاریخ طبری ج ۴ ص ۳۳۲

رکھتا تھا اسے ابوثمامہ نے نماز سے پہلے قتل کر دیا تھا (۱)۔ ممکن ہے کہ قیس بن عبداللہ صائدی نام کا کوئی چچازاد بھائی ہو۔ فضیل بن زبیر کوفی کی روایت کے مطابق قاتل کا نام قیس بن عبداللہ ہی ہے۔ (۲)

۲۔ ادہم بن امیّہ عبدی

حملہ اولیٰ کے شہداء میں ذکر ہو چکا۔

۳۔ ابوالحتوف بن حرث بن سلمہ انصاری عجلانی

ابوالحتوف اور ان کے بھائی سعد بن حرث خوارج سے تعلق رکھتے تھے اور ابن سعد کے ساتھ حسین سے جنگ کرنے کیلئے کربلا آئے تھے۔ عاشور کے دن جب اصحاب حسین شہید ہو گئے اور ان میں سے سوید بن عمرو بن ابی المطاع خثعمی اور بشر بن عمرو حضرمی کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا تو امام حسین علیہ السلام نے صدائے استغاثہ بلند کی ﴿الا ناصر فینصرنا الا من ذابّ یذبّ عن حرم رسول الله﴾ ہے کوئی جو ہماری مدد کرے، ہے کوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کی حفاظت کرے۔ تو استغاثہ کو سن کر عورتوں اور بچوں میں رونے کا غل ہوا۔ یہ نماز ظہر کے بعد کا وقت کا تھا اور جنگ جاری تھی۔ سعد بن حرث اور ان کے بھائی ابو الحتوف بن حرث نے استغاثہ اور اہل حرم کا گریہ سنا تو کہنے لگے کہ ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں ہے اور اللہ کی نافرمانی کرنے والے کی اطاعت نہیں ہے اور یہ ہمارے نبی کی بیٹی کا بیٹا حسین ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے جد کی شفاعت کی امید رکھتے ہیں ہم اس (حسین) سے کیسے جنگ کریں جب کہ وہ اس حالت کو پہنچ گیا ہے کہ اس کا کوئی مددگار اور ناصر باقی نہیں رہا۔ انھوں نے تلواریں کھینچیں اور فوج یزید سے نکل کر اسی فوج پر حملہ کر دیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ (۳)

۴۔ ابوالشعثاء کندی

ان کا نام یزید بن زیاد بن مہاصر ہے اور تعلق قبیلہ بنی کندہ کی ایک شاخ بہدلہ سے

۱۔ تاریخ طبری ج۴ ص ۳۳۶

۲۔ تسمیۃ من قتل مع الحسین (تراثنا سال اوّل کا دوسرہ شمارہ)

۳۔ ذخیرۃ الدارین ص ۲۵۶